

HABIBIA ISLAMICUS (The International Journal of Arabic & Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: <http://habibiaislamicus.com>

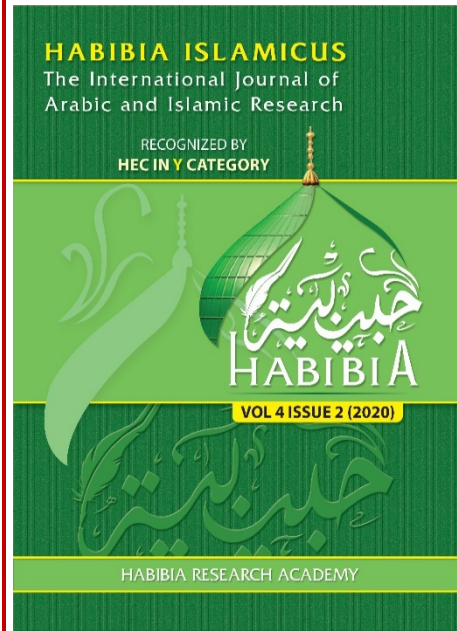
Approved by HEC in Y Category

Indexing: IRI (AIU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration
Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk

This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).



TOPIC:

**CHALLENGES OF ENVIRONMENTAL POLLUTION AND THEIR SOLUTIONS
IN PROPHET'S TEACHINGS**

ماحولیاتی آلودگی کے مسائل اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کا حل

AUTHORS:

1. Dr. Muhammad Shahid, Assistant Professor, Department of Hadith and Hadith Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad. Email: Shahid_edu98@yahoo.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-7178-5963>
2. Dr. Muhammad Yaseen, Assistant Professor, Islamic Studies, National Textile University, Faisalabad Email: yaseen@ntu.edu.pk Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-8909-4079>
3. Dr. Ghulam Haider, Lecturer, Department of Islamic Studies, Agricultural University, Faisalabad. Email: ghmaghrana@gmail.com Orcid ID: <https://orcid.org/0000-0002-7178-5963>

HOW TO CITE: Shahid, Muhammad, Muhammad Yaseen, and Ghulam Haider. 2021. "URDU 3 CHALLENGES OF ENVIRONMENTAL POLLUTION AND THEIR SOLUTIONS IN PROPHET'S TEACHINGS: ماحولیاتی آلودگی کے مسائل اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کا حل". *Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research)* 5 (2):45-55. <https://doi.org/10.47720/hi.2021.0502u03>.

URL: <http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/205>

Vol. 5, No.2 || April –June 2021 || P. 45-55

Published online: 2021-06-17

QR. Code



CHALLENGES OF ENVIRONMENTAL POLLUTION AND THEIR SOLUTIONS IN PROPHET'S TEACHINGS

ماحولیاتی آلودگی کے مسائل اور تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کا حل

Muhammad Shahid, Muhammad Yaseen, Ghulam Haider

ABSTRACT

One of the biggest challenges that the world is currently facing is that of environmental pollution, which is causing grave and irreparable harm to the natural world and human civilization. Worldwide innumerable deaths are being caused by water, air and soil pollution. Every nation is finding its permanent solution. The permanent solution is present in Islam which is a religion of purity and likes purification. It declares purification as half of Faith. It demands purification in every aspect related to human life. This article will highlight all the fields which require purification and the methods of implementation in daily life. If these teachings of Prophet Muhammad (PBUH) are applied the whole world can easily get rid of environment pollution.

KEYWORDS: Purification, pollution, environment, sanitation, cleanliness.

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں ہر انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا فرمایا ہے۔ اسی طرح انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی چیزوں کو بھی پاکیزہ فطرت پر پیدا کیا ہے۔ جب ہم اپنے ارد گرد کی اشیاء پر غور و فکر کرتے ہیں تو ان میں صفائی اور پاکیزگی نظر آتی ہے۔ پانی اور ہوا جن پر انسانی زندگی کا مدار ہے ان کی تخلیق پاکیزہ ہے۔ زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء جو انسان کی خوراک کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں وہ خالص اور پاکیزہ حالت میں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں۔ اس پاکیزگی کا مقصد حیات انسانی کا ارتقاء اور نسل انسانی کی بقا ہے۔ کائنات کے اس پاکیزگی کے اصول سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ خالق کائنات کا منشا یہ ہے کہ انسان پاکیزہ ماحول میں پروان چڑھے۔ احکام الہی کے مطالعے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ماحول کی وہ پاکیزگی برقرار رکھنا چاہتا ہے جس کو خالق کائنات نے پیدا کیا ہے اور جو انسانی فلاح و بقا کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ماحول کی اس پاکیزگی میں فضائی، آبی، صوتی، جسمانی، غذائی، گھریلو اور اجتماعی مقامات کی صفائی اور پاکیزگی شامل ہے۔ انسانی زندگی کو ماحول سے اس وقت نقصان پہنچنا شروع ہوتا ہے جب اس کی پاکیزگی سے لاپرواہی برتی جاتی ہے اور فطرت پر پیدا شدہ اشیاء میں ملاوٹ کی جاتی ہے۔ ذیل میں ہم آلودگی سے متعلق مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرامین نبوی سے ہمیں ان مسائل کا جو حل معلوم ہوتا ہے، اسے زیر بحث لاتے ہیں۔

آلودگی سے حفاظت کی اہمیت: اسلام نے انسانی زندگی کے ہر معاملہ میں صفائی اور پاکیزگی کی بہت زیادہ تاکید کی ہے۔ اس تاکید کا اس بات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ طہارت نصف ایمان کے برابر ہے۔ اسی طرح اسلام کے عمومی مزاج کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: الْإِسْلَامُ نَظِيفٌ فَتَنَظَّفُوا، فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَظِيفٌ^۱ اسلام پاکیزہ ہے۔ پاکیزگی کا اہتمام کرتے رہو۔ جنت میں پاکیزہ لوگ ہی داخل ہوں گے۔ ایک روایت میں پاکیزگی کو اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے^۲ ایک اور روایت میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے پاکیزگی کا حساب لیا جائے گا^۳۔ مذکورہ روایات

سے طہارت اور پاکیزگی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ اس کو اسلام کی بنیاد اور ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے اور خود اسلام کو پاکیزہ قرار دیا گیا ہے اور پھر اس کو جنت میں داخلے کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے۔

عبادات میں پاکیزگی کی اہمیت: عبادات میں طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ نماز کی قبولیت اور نماز کی بنیادی شرائط میں شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوٍ^۵ نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح اگر طہارت و پاکیزگی کا اہتمام کیا جائے تو اس کا عبادت کی قبولیت پر اثر پڑتا ہے اور عبادت میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ اس سے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ طَهْوُهُ، فَإِنْ حَسَنَ طَهْوُهُ فَصَلَاتُهُ كَنَحْوِ طَهْوِهِ، وَإِنْ حَسَنَتْ صَلَاتُهُ فَسَائِرُ عَمَلِهِ كَنَحْوِ صَلَاتِهِ" آدمی سے سب سے پہلے پاکیزگی کا حساب لیا جائے گا۔ اگر پاکیزگی اچھی رہی تو اس کی نماز اس کی پاکیزگی کی مانند ہوگی۔ اگر اس کی نماز اچھی رہی تو اس کے بقیہ اعمال نماز کی طرح ہوں گے۔ ایک روایت میں وضو اچھی طرح کرنے کی تاکید ہے۔ ارشاد ہے: مَنْ صَلَّى مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ،^۷ جو ہمارے ساتھ نماز ادا کرے وہ اچھی طرح وضو کر لیا کرے۔ مذکورہ روایات میں عبادات کی قبولیت کا مدار طہارت پر رکھا گیا ہے اور اس کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر اس کا اہتمام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عبادات میں پاکیزگی کی فضیلت: عبادات میں پاکیزگی کی فضیلت میں اس کو گناہوں کا کفارہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ غُسْلَهُ وَتَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ طَهْوَهُ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طَيِّبٍ أَهْلِهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَلُغْ وَلَمْ يَفْرِقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى^۸ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے۔ عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے کوئی لغو حرکت نہ کرے، دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ نماز جمعہ کی تیاری اور اس کی ادائیگی کو گناہوں کی معافی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ نماز جمعہ کی ادائیگی اور قبولیت کا مدار طہارت پر ہے۔

صوتی آلودگی: صوتی آلودگی سے متعلق قرآن کریم میں تعلیمات موجود ہیں۔ قرآن کریم میں ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے: لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ^۹ بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز سے اوپر اور ان سے نہ بولو اونچی آواز میں جیسے تم بولتے ہو ایک دوسرے سے، کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جو قرآن کریم کی سورۃ لقمان میں ہے: وَاعْصِصْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ^{۱۰} اور اپنی آواز کو پست رکھ، بے شک سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔“ ایک روایت میں تو دوسرے لوگوں کی تکلیف کے اندیشے سے انفرادی نماز میں اونچی آواز سے قراءت سے منع فرمایا گیا ہے مسند احمد

کی روایت میں ہے: «أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ وَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَمَّا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ مَا يُنَاجِي رَبَّهُ، وَلَا يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ»¹¹ ایک مرتبہ نبی کریم اللہ ﷺ نے اعتکاف کے دوران خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص بھی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے درحقیقت وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اس لئے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم اپنے رب سے مناجات کر رہے ہو؟ اور تم نماز میں ایک دوسرے سے اونچی قرأت نہ کیا کرو۔ مذکورہ تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں صوتی آلودگی سے بھی روکا گیا ہے۔ اس میں لاوڈ سپیکر کا بے جا استعمال، بازار میں آوازیں لگانا، مساجد میں آوازیں بلند کرنا اور بلند آواز موبائل کا استعمال کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ حتیٰ کہ عبادت میں بھی دیگر افراد کی تکلیف اور عبادت میں خلل کے پیش نظر آوازوں کو پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آبی آلودگی: پانی انسانی زندگی کی اہم ضرورت ہے۔ اس کی حفاظت اور اس کو آلودگی سے محفوظ رکھنے سے متعلق تعلیمات نبوی ﷺ سے ہمیں راہ نمائی ملتی ہے۔ ان تعلیمات کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

نیند سے بیدار ہو کر پانی میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت: نیند سے بیدار ہو کر ہاتھوں کو دھوئے بغیر پانی میں ڈالنا پانی کو آلودہ اور ناپاک کرنے کا باعث ہو سکتا ہے اس لیے اس عمل سے ممانعت کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ»¹² جس وقت تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں (برتن) میں نہ ڈالے جب تک کہ ہاتھ کو تین مرتبہ نہ دھولے۔ کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ (نیند کی حالت میں) تمہارا ہاتھ کس کس جگہ پڑا (یعنی جسم کے کس کس حصہ کو نیند میں ہاتھ نے چھوا)۔ اس روایت میں ہاتھ کو پانی میں ڈالنے سے پہلے اس کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

ٹھہرے ہوئے پانی کو آلودہ کرنے کی ممانعت: وہ پانی جو جاری نہ ہو بلکہ رکھا ہوا ہو اس میں اگر کوئی نجس چیز گرتی ہے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس کو آلودگی اور ناپاکی سے محفوظ رکھنے کے لیے تعلیمات موجود ہیں۔ فرمان نبوی ﷺ ہے: «لَا تَبْنِلْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنْهُ»¹³ تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے غسل کرنے لگے۔ ایک اور روایت میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: «لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا»¹⁴ "تم میں کوئی حالت جنابت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے"۔ کسی نے پوچھا اے ابو ہریرہؓ وہ آدمی کیسے غسل کرے، تو آپؓ نے فرمایا اس سے پانی علیحدہ لے لے اور غسل کرے۔

غذائی آلودگی:

{ 48 }

جانور کے جھوٹے برتن کی آلودگی دور کرنے کا حکم: کتا اگر کسی برتن میں منہ ڈال جائے تو اس کو دھونے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيُرْفُهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ¹⁸ جب کتا تمہارے کسی برتن میں منہ ڈال لے تو اس کو بہادو پھر اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ۔ ایک روایت میں برتنوں کو دھونے اور گھر کے صحن کو صاف رکھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "غسل الإناء، وطهارة الفناء، يورثان الغناء"¹⁹ برتنوں کا دھونا اور صحن کو صاف رکھنا مال داری کا باعث ہے۔

کھانے اور مشروب میں پھونک مارنے کی ممانعت: رسول اللہ ﷺ نے کھانے پینے میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ روایت ہے: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَّى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرْبِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَدَاهُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَهْرِفُهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَأَبْنِ الْقَدَحَ إِذْنًا عَنْ فَيْكٍ²⁰ نبی اکرم ﷺ نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ نے فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک مرتبہ سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا جب تم سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے ہٹا دو۔

باسی کھانے سے ممانعت: قرآن کریم اور فرامین نبوی ﷺ میں تازہ کھانے سے متعلق تعلیمات ملتی ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ²¹ جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہ ہو گا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جس کا ذائقہ ذرا بدلا ہوا نہ ہو گا۔ مذکورہ آیت میں جنت میں کھانے کی حالت کو بیان کیا گیا ہے کہ وہاں صاف و شفاف پانی کی نہریں اور تازہ دودھ کی نہریں ہوں گی۔ صحیح مسلم کی ایک روایت میں گم ہو جانے والے شکار سے متعلق حکم دیا گیا ہے۔ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذِّي يُذْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يَنْتِنِ²² نبی ﷺ سے روایت ہے اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے اپنے شکار کو تین دن کے بعد پالیا وہ اسے کھا سکتا ہے، شرط یہ کہ اس میں بدبو پیدا نہ ہو گئی ہو۔ مذکورہ تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں تازہ کھانے کا حکم دیا گیا ہے اور باسی کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

جسمانی آلودگی: اسلام جسمانی طہارت سے متعلق بھی راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔

غسل کا حکم: غسل کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کو اہم ترین عبادت جمعہ کی ادائیگی کے لیے سنت قرار دیا گیا ہے۔

جسمانی صفائی کو اس عبادت کے ساتھ لازم کرنے سے صفائی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ²³ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔ حالت جنابت میں رہنے سے منع کیا گیا ہے اور اس پر وعید بھی ذکر کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَيْفَةُ الْكَافِرِ وَالْمُتَصَمِّخُ بِالْخُلُقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ²⁴ تین آدمی

ہیں جن کے قریب فرشتے نہیں جاتے۔ مردہ کافر کی لاش پر، زعفران ملی خوشبو میں لتھڑے ہوئے شخص کے پاس اور جنبی کے پاس۔ الایہ کہ وہ جنبی (کم از کم) وضو کر لے۔ (غسل میں اگر دیر ہو تو بغیر وضو کے جنبی کو نہیں رہنا چاہیے)۔

نہانے کی جگہ کو آلودہ کرنے کی ممانعت: جسمانی آلودگی سے بچنے کے لیے غسل خانہ میں پیشاب سے منع کیا گیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحْتَمِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوُسُوسِ مِنْهُ²⁵ تم میں سے کوئی شخص ہرگز غسل خانہ میں پیشاب نہ کرے کہ وہ پھر اسی جگہ غسل بھی کرے۔ احمد کی روایت میں ہے کہ وہ اسی جگہ وضو بھی کرے کیونکہ اس سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے۔ اس روایت میں جسمانی آلودگی سے بچاؤ کی تدبیر بتائی گئی ہے نیز اس کا نقصان بھی بتایا گیا ہے کہ اس سے عام طور پر وساوس پیدا ہوتے ہیں۔

پیشاب سے بچنے کا حکم: اسلام میں نجاست سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس پر وعید بھی ذکر کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ، فَاسْتَنْزَهُوا مِنَ الْبَوْلِ۔²⁶ پیشاب سے بچو کیوں کہ عام طور پر قبر کا عذاب اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

آلودگی دور کرنے کے لیے دائیں ہاتھ کے استعمال سے ممانعت: جسمانی آلودگی سے بچاؤ کی تدبیر بتائی گئی ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا جائے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِلْوَلَدِ أَعْلَمُكُمْ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَإِذَا اسْتَقْبَلْتُمْ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا بِبِمِينِكُمْ²⁷ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہارے لئے اس طرح ہوں جس طرح اولاد کے لئے والد ہوتا ہے۔ میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ استنجا کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیچھے نہ کرو اور جب تم استنجاء کرنے لگو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرنا۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے ایسے کام جن سے ہاتھ آلودہ ہوتے ہیں وہ بائیں ہاتھ سے سرانجام دیئے جائیں تاکہ آلودگی خوراک میں شامل نہ ہو۔ اسی سے متعلق ایک اور روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: كَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيُمْنَى لَطُهُورِهِ وَطَعَامِهِ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرَى حِلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَذَى²⁸ رسول اللہ ﷺ داہنے ہاتھ کو وضو وغیرہ اور کھانے پینے جیسے کاموں میں استعمال فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو استنجاء کرنے اور گندگی کے ازالہ کے لئے استعمال فرماتے تھے۔

جسمانی صفائی سے متعلق امور فطرت: صفائی اور پاکیزگی انسانی فطرت میں شامل ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَالِاسْتِغْسَاؤُ وَالِاسْتِحْدَاثُ وَتَقْفُ الْإِبْطِ وَالِاسْتِحْدَاثُ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَالِانْتِصَاحُ وَالِاخْتِتَانُ²⁹ یہ امور فطرت میں سے ہیں۔ کلی کرنا، ناک میں پانی ڈال کر صاف کرنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال اکھیرنا، زیر ناف بال مونڈنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، پانی چھڑکنا، ختنہ کرنا۔ کنز العمال کی ایک روایت میں امور فطرت پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ "قصوا أظافرکم وادفنوا قلاماتکم ونقوا براجمکم ونظفوا لثاتکم من الطعام واستاکوا ولا تدخلوا علی فخرنا بحرا

³⁰ اپنے ناخن چھوٹے کرو، ناخنوں کے تراشے دفن کر دو، انگلیوں کے جوڑ صاف رکھو، کھانے سے سوڑھے صاف رکھو اور مسواک کرو اور میرے پاس اکڑتے ہوئے اور بدبو کے ساتھ نہ آؤ۔ اس روایت میں جہاں امور فطرت کا حکم دیا گیا ہے وہاں جسمانی صفائی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ ایک روایت میں منہ کو صاف رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "نظفوا أفواهكم فإنها طرق القرآن" ³¹ اپنے منہ صاف ستھرے رکھو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں منہ کی صفائی کے لیے مسواک کرنے، خلال کرنے اور دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کی تعلیمات بھی موجود ہیں۔

اجتماعی مقامات کی آلودگی: اجتماعی مقامات کو آلودہ کرنے سے روکا گیا ہے۔ احکام درج ذیل ہیں۔

مساجد کو آلودہ کرنے کی ممانعت: رسول اللہ ﷺ کے دور میں مسجد کی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ اس میں جہاں تعلیم و تعلم کے مقاصد کی تکمیل ہوتی تھی وہاں پر انفرادی اور اجتماعی امور کے فیصلے اور ان پر مشاورت ہوتی تھی۔ اس مرکزی مقام کو آلودگی سے بچانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی۔ چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرْكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسْجِدَ لَا تَصْلُحُ لَشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَنَهُ عَلَيْهِ ³² ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے کھڑا ہو گیا تو اصحاب رسول ﷺ نے فرمایا ٹھہر جا ٹھہر جا! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو مت روکو اور اس کو چھوڑ دو۔ پس صحابہ نے اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلوایا اور اس کو فرمایا کہ مساجد میں پیشاب اور کوئی گندگی وغیرہ کرنا مناسب نہیں یہ تو اللہ عزوجل کے ذکر اور قرآن کے لئے بنائی گئی ہیں۔ یا اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا تو وہ ایک ڈول پانی کالے آیا اور اس جگہ پر بہا دیا۔ اس روایت میں مساجد کا مقصد واضح کیا گیا ہے کہ ان کا مقصد قرآن کریم کی تعلیم و تلاوت اور ذکر الہی ہے، ان کو آلودہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ ایک اور روایت میں مسجد میں تھوکنے سے روکا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ³³ مسجد میں تھوکنے کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو دفن کر دے۔

اس روایت میں بھی مسجد کو آلودہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس عمل کو گناہ قرار دیا گیا ہے۔ پھر اس کا کفارہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اس کو صاف کر دیا جائے۔ ایک اور روایت میں ہے: إِنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهِمَا قَذَرًا أَوْ قَالَ أَذَى وَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذَى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا ³⁴ جبریل میرے پاس آئے اور بتایا

کہ تمہارے جو توں میں نجاست لگی ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دیکھ لے۔ اگر جو توں میں گندگی یا نجاست لگی ہو تو ان کو زمین پر گر دے اس کے بعد (ان کو پہن کر) نماز پڑھے۔ اس روایت میں مسجد کو آلودگی سے بچانے کی احتیاط ذکر کی گئی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: **أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ تُنْظَفَ وَتُطَيَّبَ**³⁵ سرور کائنات ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے کا حکم فرمایا ہے اور یہ کہ (وہ مسجدیں) پاک و صاف رکھی جائیں اور ان میں خوشبوئیں رکھی جائیں۔

عوامی مقامات کی آلودگی: عوامی مقامات کو آلودگی سے بچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: **اتَّقُوا الْمَلَاعِينَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَّازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةَ الطَّرِيقِ وَالظِّلَّ**³⁶ تین لعنت والے کاموں سے بچو یعنی پاخانہ کرنا پانی کے گھاٹ پر، کسی گزرگاہ پر اور سایہ دار جگہ میں۔ ایک روایت میں قضائے حاجت کے لیے دور جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: **"أَبْعَدُوا الْأَثَارَ إِذَا ذَهَبْتُمْ لِلْعَائِطِ"**³⁷ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو دور جاؤ۔ عوامی مقامات کو آلودہ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر عصر حاضر میں بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، واٹر فلٹریشن پلانٹ، انتظار گاہوں اور سایہ دار جگہوں کو آلودگی سے بچا سکتے ہیں۔

لباس کی آلودگی: لباس کی صفائی سے متعلق ارشاد ہے: **"اغسلوا ثيابكم وخذوا من شعوركم واستاكوا وتزينوا وتنظفوا فإن بني إسرائيل لم يكونوا يفعلون كذلك فزنت نساؤهم"**³⁸

اپنے کپڑوں کو دھو، اپنے بالوں کو سنوارو، مسواک کرو، زیب و زینت اختیار کرو اور صفائی ستھرائی کرو۔ بے شک بنی اسرائیل ایسا نہیں کرتے تھے تو ان کی عورتیں زنا کاری کرنے لگیں۔ لباس کی اثر انسانی شخصیت پر ہوتا ہے۔ لباس اگر صاف ہوگا تو اس کا انسانی سوچ و فکر اور صحت پر اچھا اثر ہوگا۔ اگر لباس صاف نہیں ہوگا تو نہ صرف شخصیت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں بلکہ عبادات بھی قبول نہیں ہوتیں۔

گھریلو آلودگی: صحن کی صفائی کی فضیلت ذکر کی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: **"غسل الإناء، وطهارة الفناء، يورثان الغناء"**³⁹ برتنوں کا دھونا اور صحن کو صاف ستھرا رکھنا مال داری کا باعث ہے۔ سنن ترمذی میں حضرت سعید بن مسیبؓ کا قول ہے: **إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَتَنَظَّفُوا أَرَاهُ قَالَ أَفَنَيْتُكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ**⁴⁰ اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاکیزگی کو پسند فرماتے ہیں، وہ صاف ہیں اور صفائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کریم ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں۔ وہ سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں لہذا تم لوگ پاک صاف رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں حضرت سعید نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ کنز العمال میں حضرت علیؓ سے روایت ہے: **أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ وَهُوَ يَعْابَهُمْ: مَا لَكُمْ لَا تَنْظِفُونَ**

عذر انکم۔⁴¹ انہوں نے کچھ لوگوں کو ڈانٹتے ہوئے کہا تمہیں کیا ہوا کہ تم لوگ اپنے صحنوں کو صاف نہیں کرتے۔ گھروں کی صفائی ان میں موجود پانی، خوراک، لباس اور دیگر اشیاء کو آلودگی سے بچاتی ہے۔ اگر صفائی نہ ہو تو صاف اشیاء بھی آلودگی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

نتائج بحث: مذکورہ بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام صفائی اور پاکیزگی کا دین ہے جو صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے اور عبادات کی ادائیگی کے لیے جسم، لباس اور جگہ کی طہارت و پاکیزگی کو لازم قرار دیتا ہے۔ اسلام انسانی زندگی کی حفاظت کے لیے پانی کی صفائی کے ساتھ ساتھ آبی ذخائر کو آلودہ ہونے سے بچانے کا حکم دیتا ہے جو انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں، پرندوں اور فصلوں کی بقاء و نشوونما کے لئے بھی اہم ہے۔ اسلام غذائی صحت کا درس دیتا ہے اور ان تمام اقدامات کی تعلیم دیتا ہے جو خوراک کی آلودگی سے بچاؤ کا باعث ہیں۔ گھروں، اداروں اور عوامی مقامات کو آلودگی سے بچانے کی تاکید کی گئی ہے۔ عوامی مقامات کو آلودہ کرنے پر وعید بھی ذکر کی گئی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو ہر قسم کی آلودگی سے نجات حاصل کر کے بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے اور خوشگوار ماحول پیدا کیا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

- 1 مسلم، مسلم بن الحجاج (المتوفی 261ھ)، الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ط 2، 1956ء، (1/118)، حدیث نمبر 328۔
- 2 الطبرانی، سلیمان بن أحمد (م 360ھ)، المعجم الأوسط، دار الحرمین، القاہرہ، (5/139)، حدیث نمبر 4893۔
- 3 فوری، علی بن حسام الدین (م 975ھ) کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسة الرسالۃ، الطبعة الخامسة، 1401ھ، (9/277)، حدیث نمبر 26002۔
- 4 البیہقی، أحمد بن الحسن (م 458ھ)، شعب الایمان، مکتبۃ الرشید للنشر والتوزیع بالریاض، الطبعة الأولى، 1410ھ، (4/282)، حدیث نمبر 2523۔
- 5 مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (1/119)، حدیث نمبر 329۔
- 6 البیہقی، أحمد بن الحسن (م 458ھ)، شعب الایمان، مکتبۃ الرشید للنشر والتوزیع بالریاض، الطبعة الأولى، 1410ھ، (4/282)، حدیث نمبر 2523۔
- 7 شعب الایمان (4/276)، حدیث نمبر 2512۔
- 8 ابن ماجہ، محمد بن یزید (المتوفی 273ھ)، السنن، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، (ص: 77)، حدیث نمبر 1087۔
- 9 [الحجرات: 2]
- 10 [لقمان: 19]
- 11 ابن حنبل، أحمد بن محمد (م 241ھ)، مسند أحمد، مؤسسة الرسالۃ، الطبعة: الأولى، 1421ھ، (8/523)، حدیث نمبر 4928۔
- 12 نسائی، أحمد بن شعيب (المتوفی 303ھ)، المجتبى من السنن، الطبعة: الأولى، 1421ھ، (1/20)، حدیث نمبر 161۔
- 13 مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (1/138)، حدیث نمبر 425۔
- 14 مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (1/138)، حدیث نمبر 426۔

- 15 کنز العمال (363/9)، حدیث نمبر 26479-
- 16 بخاری، محمد بن اسماعیل، التوفی (256ھ-)، الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ط 2، 1961ء، (841/2)، حدیث نمبر 5193-
- 17 ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن (ص: 245)، حدیث نمبر - 3424
- 18 مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (137/1)، حدیث نمبر 418-
- 19 کنز العمال (277/9)، حدیث نمبر 26004-
- 20 ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن (11/2)، 1809-
- 21 [محمد: 15]
- 22 مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (147/2)، 3569-
- 23 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (123/1)، حدیث نمبر 846-
- 24 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (219/2)، حدیث نمبر 3648-
- 25 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث (التوفی 275ھ-)، السنن، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی، (5/1)، 25-
- 26 البرزازی، أحمد بن عمرو (292ھ-)، مسند البرزازی، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، الطبعة: الأولى، 2009م، (170/1)، حدیث نمبر 4907-
- 27 الدارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمن (م 255ھ-)، السنن، دار المعینی للنشر والتوزیع، المملكة العربیة السعودیة، الطبعة: الأولى، 1412ھ، (533/1)، حدیث نمبر 701-
- 28 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (5/1)، حدیث نمبر 31-
- 29 ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن (ص: 25)، حدیث نمبر 290-
- 30 کنز العمال (655/6)، حدیث نمبر 17239-
- 31 کنز العمال (611/1)، حدیث نمبر 2804-
- 32 مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (138/1)، حدیث نمبر 429-
- 33 بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (59/1)، حدیث نمبر 398-
- 34 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (95/1)، حدیث نمبر 555-
- 35 الترمذی، محمد بن عیسیٰ (التوفی 279ھ-)، السنن، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی، (130/1)، حدیث نمبر 542-
- 36 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (5/1)، حدیث نمبر 24-
- 37 کنز العمال (365/9)، حدیث نمبر 26489-

³⁸ کنز العمال (6/640)، حدیث نمبر 17175-

³⁹ کنز العمال (9/277)، حدیث نمبر 26004-

⁴⁰ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن (2/107)، حدیث نمبر 2723-

⁴¹ کنز العمال (15/489)، حدیث نمبر 41939-



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).